OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u6.v5.04(21)52-69

فروغ علم دین میں پیرزادہ امداد حسین کی خدمات: ایک جائزہ

Services of Peerzada Imdad Hussain in Promotion of Religion: A Review

Hafiz Muhammad Irfan
Ph.D Scholar, University of Gujrat, Lecturer, Department of Higher Education, Azad Kashmir.

Dr. Muhammad Rizwan
Lecturer, University of Gujrat, Gujrat Pakistan.

Received on: 06-10-2021 Accepted on: 07-11-2021

Abstract

Peerzada Imdad Husain is a famous religious scholar in United Kingdom. He did a lot efforts for the propagation of Islam in United Kingdom especially and in whole Europe. He wrote many famous books about Fiqa , Hadith and on other ironical topics. He also wrote a commentary of Holy Quran known as "Tafseer Imdad ul Karam". This article discusses about his efforts and work about Islam and especially his efforts for the propagation of religious knowledge. In the article, his famous books are analyzed. Furthermore, his others services are discussed in detail. This article shows his keenness and relation with religious knowledge.

Keywords: Promotion, Religion, Fiqa, Hadith, Knowledge, Famous books, Services

پیرزادہ امداد حسین کا تعارف

پیرزادہ امداد حسین، ضلع جھنگ کے گاؤں بلوآنہ میں 12 اپریل 1946 کو پیدا ہوئے۔ان کی ولادت کے موقع پر ان کے والد گرامی نے کہا" ہمارے گھر میں ایک عالم اور غنی پیدا ہوا ہے"۔آپ کا اصل نام امداد حسین ہے۔والد محترم کے مرشد گرامی نے آپ کا نام امداد محمد رکھا مگر گھر والوں نے امداد حسین تجویز کیا جو بعد میں مستقل طور پر رکھ لیا گیا۔آپ کے والد محترم کا نام خواجہ حافظ گل محمد ہے۔آپ انتہائی نیک اور صوفی منش انسان تھے۔اللہ پاک نے ان کو بے شمار صفات سے نوازا تھا۔آپ پیر سید سردار علی شاہ صاحب داہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔اور اپنے مرشد کے خاص خلفاء میں سے تھے۔خواجہ حافظ گل محمد صاحب بھی اپنے مرشد سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔آپ صوم صلوۃ کے پابند تھے۔اور قرآن پاک کے پکے حافظ تھے۔والد محترم کی طرح پیرزادہ صاحب کی والدہ محترمہ بھی نیک سیرت خاتون تھیں۔جن کی زبان ہر وقت اللہ تعالی کے ذکر سے تر ہوتی تھی۔آپ کی والدہ نے آپ کی تربیت میں کوئی کسر فرو گزاشت نا رکھی۔آپ صوم وصلوۃ کی پابند تھیں۔گھر کے کام کاج کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت کے حوالے سے بڑی فکر مند رہتی تھیں۔ان کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ پیرزادہ صاحب کو اللہ پاک نے علم کی دولت کے ساتھ اچھے اخلاق کا مالک بنایا۔آپ گھر کے کام کاج میں بھی مصروف ہوتیں تو آپ کی زبان پر اللہ تعالی کا ذکر اور نبی پاک ﷺ پر درود وسلام کا ورد ہوتا تھا۔[1]

پیر زادہ امداد حسین کی ولادت ایک علمی گھرانے میں ہوئی تھی۔ابتدائی تعلیم گاؤں کے پرائمری سکول سے حاصل کی آپ ابتداء ہی سے اچھے طالب علموں میں شمار ہوتے تھے۔ابھی آپ پرائمری میں ہی تھے کہ والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔آپ ایک عظیم باپ کی شفقت سے محروم ہوگئے جو کہ شفقت و محبت کا پیکر باپ تھا۔آپ کے والد نے آپ کی تربیت بہت اچھی کی تھی۔والد محترم کی وفات کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے بڑے بھائی نے کی۔مڈل کا امتحان چک نمبر ۱۵۷ کے مڈل سکول سے پاس کیا۔اس کے بعد آگے پڑھائی جاری رکھنے کے لیے آپ کو گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ میں داخلہ لیا۔آپ نے میٹرک کا امتحان اچھے نمبرات سے گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ سے پاس کیا۔[2]

اس کے بعد کچھ عرصہ جامع محمدی شریف میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب رحمۃاللہ علیہ کے پاس زیر تعلیم رہے۔جہاں پر آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنے کا آغاز کیا۔مگر زیادہ عرصہ وہاں قیام نا کیا بلکہ کچھ عرصہ بعد عظیم علمی وروحانی درس گاہ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا) میں داخلہ لے لیا۔دار العلوم بھیرہ شریف میں دینی اور عصری تعلیم کا اعلیٰ امتزاج تھا۔آپ شروع ہی سے لائق طالب علم تھے۔اس لیے دار العلوم کے تحت ہونے والے امتحانات ادیب عربی، عالم عربی اور فاضل عربی اعلیٰ نمبرات سے پاس کی۔بورڈ اور یونیورسٹی کے تحت ہونے والے ایف اے اور بی اے کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کیے۔1956ء کے عالم عربی کے سالانہ امتحان میں پورے پنجاب میں اول پوزیشن حاصل کی۔1970ء میں دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سے سند فراغت لی۔1971ء ایم اے عربی اور 1972ء میں ایم اے اسلامیات کے امتحانات یونیورسٹی آف پنجاب سے پاس کیے۔پنجاب یونیورسٹی میں دوران تعلیم آپ جامع مسجد نوری بلمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔آپ کو شروع سے ہی مطالعہ کا ذوق تھا اس لیے آپ کی خطابت تحقیق پر مبنی ہوتی تھی۔اور لوگ دور دور سے آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے آتے تھے۔آپ ہر جمعرات کو بعد از نماز عصر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃاللہ علیہ کے مزار پر انوار پر درس قرآن دیتے تھے۔[3]

تربیت کے حوالے سے دیکھا جائے تو تین افراد نے آپ کی تربیت میں اعلی کردار ادا کیا ہے۔سب سے پہلے آپ کے والد گرامی ہیں۔جو کہ صوفی منش اور درویش انسان تھے۔اور اللہ کے ولی تھے۔سات سال تک انھوں نے اچھے طریقے سے آپ کی تربیت کی۔والد صاحب کی وفات جو کہ پورے گھر کے لیے بہت بڑا سانحہ تھا۔مگر اس بڑے سانحہ کے باوجود آپ کے بڑے بھائی نے آپ کی تربیت میں کمی نا آنے دی۔اور اپنے بچوں کی طرح تربیت کی اور کوشش کی کہ ہر لحاظ سے اس طرح پرورش کی جانے جس طرح والد گرامی چاہتے تھے۔اچھے سے اچھے ادارے کا انتخاب کیا۔جس میں آپ کو تعلیم دلوائی جائے۔پھر جب آپ دار العلوم بھیرہ میں داخل ہوئے تو یہاں پر آپ کو ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ جیسا نباض عصر استاد میسر آیا۔جنھوں نے آپ کی علمی تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت کا بندوبست بھی کیا۔والد صاحب، بڑے بھائی اور پیر محمد کرم شاہ کی تربیت کا اثر آپ کی طبیعت میں ایسا جا گزیں ہوا کہ دنیا بھر کے ان چند علماء میں سے ہیں جو اپنی تحریر یا تقریر کا معاوضہ نہیں لیتے۔اور دن رات کوشش کر کہ دین کی خدمت اور علم کی روشنی پھیلانے میں مصروف رہتے ہیں۔آپ بہت ساری کتب کے مصنف بھی ہیں۔

آپ نے جن اساتذہ سے اکتساب علم کیا ان کی تعداد کافی ہے۔ مگر آپ نے ان میں سے چار کا ذکر اپنی کتاب "امداد الفقہ فی العبادات" میں کیا ہے۔ جن اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ ان میں۔[4] جسٹس پیر محمد کرم شاہ رحمۃاللہ علیہ، علامہ معراج الاسلام رحمۃاللہ علیہ، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃاللہ علیہ اور مولانا محمد ذاکر رحمۃاللہ علیہ شامل ہیں۔

بیعت و خلافت

پیرزادہ امداد حسین، پیر محمد کرم شاہ الازہری، مفسر تفسیر ضیاء القرآن سے بیعت کی اور آپ ہی سے خلافت حاصل کی۔ ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی مختلف تحریروں اور تقریروں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ کو پیرزادہ امداد حسین سے کافی انس تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے "پیرزادہ تو میری مراد ہے"۔ آپ کے والد گرامی ایک متقی انسان تھے۔ وہ پیر سید سردار علی شاہ داہڑوی رحمۃاللہ علیہ سے بیعت تھے اور ان کے ہی خلیفہ مجاز تھے۔ یوں آپ کا سارا گھرانہ قادریہ سلسلہ میں بیعت تھا۔ مرشد گرامی کے وصال کے بعد آپ نے 1970ء میں پیر محمد کرم شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ کے مرشد کی محبت آپ سے اس بات سے عیاں ہے کہ آپ کی بیعت کے ایک سال بعد ہی آپ کو خلافت عطاء فرمادی۔[5]

پیرزادہ امداد حسین کی ملی خدمات

پیرزادہ صاحب جس طرح درس و تدریس میں بہت زیادہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح آپ ملی خدمات میں بھی قابل تقلید ہیں۔ خدمت خلق میں ان ماٹو (ضرورت مندوں مدد) ہے اور اس کا دائرہ کار بھی کسی خاص علاقے یا ملک تک ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی ضرورت مندوں کو کسی بھی سطح پر کسی بھی چیز کی ضرورت پیش آتی ہے تو آپ کی تنظیم کے لوگ وہاں پر پہنچ کر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک فلاحی ادارہ بنایا ہے جو مسلم چیرٹی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

مسلم چیرٹی

مسلم چیرٹی کا قیام انسانیت کی خدمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ تنظیم آپ نے 31 اکتوبر 1999ء میں قائم کی۔ دنیا میں کہیں بھی مسلمان یا غیر اسلامی ممالک ہوں اگر کوئی ناگہانی آفت آتی ہے۔ توان کی مدد کے لیے مسلم چیرٹی اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ صاف پانی اور گائنی ہسپتالوں کا منصوبہ بھی مسلم چیرٹی کی خدمات کا اہم حصہ ہیں۔[6]

فروغ علم میں خدمات

پیرزادہ صاحب کی ہر تحریر دور جدید کے عین مطابق ہے۔ آپ نے عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں بہت ساری کتب تحریر کی ہیں۔ آپ کی کئی کتب کے دوسری زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور کچھ کے ہو رہے ہیں۔ جن میں انڈونیشین اور نارویجن زبان بھی شامل ہیں۔ ان کی کتب میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ تفسیر امداد الکرم ۲۔ امداد القرآن (ترجمۃ القرآن)

3۔امدادالفقہ فی العبادات 4۔امدادالصرف (انگریزی)

5۔امدادالنحو (انگریزی) 6۔گلدستہ عقائد

7۔قصیدہ بردہ کاانگریزی ترجمہ 8۔المنتخبات الامدادیہ من الاحادیث النبویہ

9۔امدادالعربیہ 10۔اسلامی عبادات

11۔محبت رسول ﷺ 12۔سہ ماہی رسالہ الکرم

Islam the complete way of life۔14Islamic way of worship۔13

The beautiful life of Muhammad (SAW)۔Islamic Beliefs 16۔15

What did the Holy Prophet۔Muslims in a multicultural society18۔17

Hadith۔The fundamental beliefs of Islam 20۔19

The ideal Mother in the light of Quran, Sunna and Tradition ۔21

The status of a woman in Islam۔22

The ideal father in the light of Quran,sunna and Tradition۔23

Human rights in light of Quran and sunna۔24

Muhammad (SAW) the sublime messenger۔25

Reality of the film innocence of Muslims (English, Arabic)۔26

Beloved wives of the sublime messenger(SAW)۔27

Beloved Daughter of the sublime messenger(SAW) ۔28

ISIS: state of Ignorance۔29

I am a British Muslim my rights and responsibilities۔30

پیرزادہ صاحب کی تصانیف ان کی علمی قابلیت کامنہ بولتا ثبوت ہیں۔اور فروغ علم میں ان کے کردار کو واضح کرتی ہیں۔ہر انسان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی ناکسی طرح معاشرے کی بہتری کا باعث بنے۔خاص طور پر علم کے فروغ میں اس کا کردار جاندار ہو۔پیرزادہ صاحب کے علمی کام کودیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے ناصرف برطانوی معاشرے کو بلکہ دوسرے ممالک کو بھی علم کاذخیرہ دیاہے۔اس کے ساتھ ساتھ تبلیغ دین کی لگن،اصلاح امت خاص طور پر یورپ کے لوگوں کی زندگیوں کواسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے راستے پر لاناآپ کی زندگی کا مقصد نظر آتاہے۔جس میں آپ دن رات مصروف عمل نظر آتے ہیں۔

پیر زادہ صاحب نے دین کی خدمت کے لئے مختلف اسلوب اپنائے جن میں امامت، خطابت، تدریس، تصنیف اور جامعہ الکرم کا قیام شامل ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جامعہ الکرم کا قیام

پیر زادہ صاحب جب یو کے گئے تو اس وقت وہاں پر مسلمانوں کی تعداد زیادہ نا تھی۔ کچھ علاقے ایسے تھے جہاں پر مسلمان آباد تھے۔ ان حالات میں وہاں پر اسلام کا کام کرنا آسان نا تھا۔ پیر زاداہ صاحب کے ساتھ آپ کے روحانی استاد ضیاءالامت کی دعا تھی۔ خود بھی آپ قابل انسان تھے آپ نے 1985ء میں ملٹن کینز کے نوآباد شہر میں جامعہ الکرم کا آغاز کیا۔[7]

یہ وہ دور تھا جب انگلینڈ غیر اسلامی ملک میں مسلمان بچوں کو اسلام کی طرف لانا تھا۔ اور یہ ایک چیلنج سے کم نا تھا۔ پیر زادہ صاحب نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چند طلباء کے ساتھ چھوٹے سے مکان سے اس کی ابتدا کر دی۔ شروع شروع میں تو لوگوں نے اتنا اچھا رسپانس نا دیا مگر آپ کی شانہ روز کاوشوں سے جلد ہی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ بڑتی ہوئی تعداد کے پیش نظر آپ نے کمیٹی سے بات کی کہ کیوں نا ہم مدرسے کے لیے الگ سے جگہ خرید لیں۔ کمیٹی والوں نے بھی بھرپور ساتھ دیا اور آپ نے 1995ء میں تیس ایکڑ کا ایک کالج ایک ملین پونڈ میں خرید لیا۔ بظاہر اس زمانے میں یہ ایک بہت بڑی رقم تھی۔ مگر لوگوں نے اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ کالج اتنا بڑا ہے کہ اس میں تین سو سے زائد کمرے، تیس شاندار کلاس رومز، ایک بہت بڑی اور جدید طرز کی لائبریری، بہت خوبصورت اور عالی شان مسجد، طلبا کے لیے اچھی کینٹین، طلبا کی ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے ایک بڑا سپورٹس ہال، اساتذہ کرام کے لیے رہائش اور کھیل کے میدان شامل ہیں تعمیر کروائے۔ اس کالج میں سیکنڈری بورڈنگ سکول اور درس نظامی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔"[8]

جامعہ الکرم پیر زادہ صاحب کی فروغ علم کے حوالے سے خدمات کا عکس ہے۔ آج پورے برطانیہ میں اسلام کی ترویج کے حوالے سے بہت سارے ادارے کام کر رہے ہیں۔ مگر جو کردار جامعہ الکرم کا ہے وہ بہت کم اداروں کے پاس ہے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی بیرون ملک پہلی باقاعدہ شاخ بھی یہی ہے۔ اور آج پورے یورپ سے طلباء یہاں آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس میں ناصرف عصری تعلیم دی جاتی ہے بلکہ دینی تعلیم میں درس نظامی کا مکمل کورس کروایا جاتا ہے۔ پیر زادہ صاحب پرنسپل ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء کو خود تدریس بھی کرواتے ہیں۔ پیر زادہ صاحب قرآن، حدیث، فقہ، اصول فقہ، بلاغت، منطق، انگلش، جغرافیہ اور بہت سارے علوم پر دسترس رکھتے ہیں۔ آپ جامعہ الکرم کے پرنسپل اور مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے درجنوں کتب تحریر کر چکے ہیں۔ ان میں سے چند کتب معہ تعارف درج ذیل ہیں۔

تفسیر امداد الکرم

پیر زادہ صاحب نے یورپ کے حالات کی نوعیت کو جانا اور یورپ کے بے حیا کلچر میں سادہ لو مسلمانوں کو اسلام سے دور ہوتے دیکھا تو ان کے مسائل سے آگاہی حاصل کی۔ انہی مسائل نے آپ کو قرآن پاک کی تفسیر لکھنے کی طرف راغب کیا۔ اس بات کا اظہار پیر زادہ

صاحب نے تفسیر امداد الکرم کے مقدمے میں اس طرح کیا ہے۔

"قرآن کریم ایک عالمگیر، ہمہ جہت اور دائمی پیغام ہدایت ہے جو کسی وقت اور جگہ کا پابند نہیں لیکن مفسرین نے اپنے علاقے کی زبان، مروج علوم اور مخصوص ذہنیت کا لحاظ رکھتے ہوئے تفاسیر لکھی ہیں۔اور حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قارئین کی ذہنی استعداد کے مطابق ان سے بات کی جائے یورپ آج مادی ترقی کی جس راہ پر گامزن ہے پہلے کبھی نہیں تھا۔ان کی مادہ پرستی نے مذہب اور روحانیت کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور ہماری آنے والی نسلیں بھی اس معاشرے سے اثر لے رہی ہیں۔لہذا یہاں بھی ایک ایسی تفسیر کی ضرورت تھی جس میں ان مسائل کو زیادہ اہمیت دی جائے جو اس عقل پرست معاشرہ کو متاثر کر سکیں اور اسلام کو سمجھنے میں معادن ثابت ہوں۔"[9]

انہی چیزوں کے پیش نظر آپ نے قرآن مجید کی تفسیر "امداد الکرم" لکھی جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔

امداد الکرم نام رکھنے کی وجہ

پیرزادہ صاحب تفسیر کا نام امداد الکرم رکھنے کی وجہ مقدمہ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "میں نے کئی عربی اور اردو تفاسیر سے استفادہ کیا ہے مگر زیادہ تر میری معلومات کا ذریعہ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ کی تفسیر ضیاء القرآن ہے۔اسی لیے میں نے اس تفسیر کا نام "امداد الکرم" رکھا ہے۔"[10]

یہ تفسیر نہ صرف علمی شاہکار ہے بلکہ جدید دور کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔اور اکیسویں صدی کو سامنے رکھ کر تحریر کی گئی ہے۔

تفسیر امداد الکرم کا منہج واسلوب

پیرزادہ صاحب نے تفسیر لکھنے کے لیے جو اسلوب اپنایا ہے وہ نہایت ہی آسان ہے۔صاحب تفسیر کا مقصد قرآن مجید کے پیغام کو سادہ لوح نو مسلموں اور یورپ کے مسلمانوں تک پہنچانا تھا۔ پیرزادہ صاحب اس بات کا اظہار کرتے ہوئے تفسیر کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

"ایک عام آدمی میں اتنی صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ صرفی، نحوی اور لغوی مسائل کو سمجھ سکے۔اس لیے ایک ایسی تفسیر کی ضرورت تھی جس میں قرآن مجید کا مفہوم بالکل سادہ اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے اور علمی مباحث اہل علم کے لیے چھوڑ دی جائے تاکہ وہ نو مسلم جو اسلامی تعلیمات سے ناآشنا ہے۔یا وہ نوجوان جو عربی بلکل نہیں جانتا، اس کا قرآن کے ساتھ ابتدائی رابطہ قائم ہو جائے اور اہل علم کی تفاسیر کو سمجھنے کے قابل ہو سکے۔لہذا اس تفسیر سے اہل علم حضرات کی تسکین مقصود نہیں اور نہ ہی فقیر کے پاس اتنا علم ہے۔کہ اہل علم حضرات کی معلومات میں اضافہ کر سکے کیونکہ مفسرین کی تاریخ میں یہ فقیر وہ نووارد ہے جو سب سے زیادہ کم علم ہے۔اس لیے میرے مخاطبین بالخصوص وہ مسلمان ہیں جو قرآن کی بالکل ابتدائی سمجھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ان کی خاطر بات کو آسان کرنے کے لیے میں نے بعض مقامات پر ترجمہ کی بجائے ترجمانی کا راستہ بھی اختیار کیا ہے۔"[11]

تفسیری اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر بالحدیث، تفاسیر سے استفادہ، اختصار و جامعیت وغیرہ کو مد نظر رکھا۔

اختصار و جامعیت

تفسیر امداد الکرم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ پیرزادہ امداد حسین نے اس بے جا طوالت سے گریز کیا ہے اور جامعیت کے پہلو کو اپنایا ہے۔ جس سے تفسیر کی خوبصورتی اور مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔ مثلا سورۃ العصر میں اسلام کے بنیادی عقائد، اعمال اور باہمی معاملات کو بڑے اختصار اور جامع انداز میں بیان کر دیا ہے۔ اس کی تشریح میں تفسیر ابن کثیر اور تفسیر روح المعانی صرف دو روایتیں بیان کر کے بات کو مکمل کر دیا ہے۔ امام طبرانی نے عبید اللہ بن حصن سے روایت کیا ہے کہ رسول ﷺ کے اصحاب میں سے جب دو شخص آپس میں ملتے تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ان میں سے ایک دوسرے کے سامنے سورۃ عصر نہ پڑھ لیتا، اس کے بعد وہ ایک دوسرے کو سلام کر کے جدا ہوتے۔[12]

امام شافعی نے فرمایا کہ: اگر اس سورت کے علاوہ کچھ بھی نازل نا ہوتا تو یہی سورت لوگوں کے لیے کافی تھی کیونکہ یہ سورت قرآن مجید کے تمام علوم کی جامع ہے۔[13]

سورتوں کا تعارف

پیرزادہ امداد حسین نے ہر سورت شروع کرنے سے پہلے اس سورت کا تعارف کراویا ہے تاکہ اس سورت میں موجود احکام کے متعلق لوگ مطلع ہو جائیں۔ سورتوں کے تعارف میں آپ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ آپ سورتوں کے تعارف میں اس کا زمانہ، نام اور سبب نزول لکھتے ہیں۔ مثلا سورۃ الضحیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ "یہ مکی سورت ہے، اس کا نام "الضحیٰ" جو اس سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ ایک دفعہ آقا ﷺ بیمار ہو گئے اور چند دن تک نماز تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے۔ ام جمیل جو کہ ابو لہب کی بیوی تھی اس نے یہ خبر مشہور کر دی کہ آپ ﷺ کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور آپ کو چھوڑ دیا ہے اسی لیے دو تین راتوں سے آپ کے پاس نہیں آیا اسی لیے آپ اٹھ نہیں سکے، اس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے دو قسمیں کھا کر فرمایا میرے پیارے نبی ﷺ آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نا ہی آپ سے ناراض ہوا ہے۔ اس سورت کا آغاز بھی اسی خوشخبری سے ہوا ہے۔"[14]

اس کے علاوہ سورتوں کے تعارف میں بیان کردہ احکام، فقہی مسائل اور دیگر مباحث کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ المائدہ کے تعارف میں حلال و حرام، تیمم، وضو اور حج و عمرہ کے احکام ہیں۔ اسی طرح سورۃ الطلاق کے تعارف میں طلاق اور عدت کے بارے میں ذکر کیا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن

امداد حسین پیرزادہ نے تفسیر القرآن بالقرآن کا اسلوب اپنایا ہے۔ یعنی قرآن کی تفسیر قرآن سے کی ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۲۶ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے، شاہ کو گدا یا گدا کو شاہ بنائے۔ کسی کو عزت سے نوازے یا کسی پر ذلت ڈال دے۔ تمام اختیارات کا مالک وہی ہے، اس کی سنت یہ ہے کہ عزت اور بلندی اس کو نصیب ہوتی ہے جو مسلسل محنت کرتا ہے اور ذلت اور رسوائی کا شکار وہ قوم ہوتی ہے جو

غفلت اور سستی کا شکار ہوتی ہے۔[15](آل عمران)

تفسیر القرآن بالحدیث

تفسیر امداد الکرم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آیات کی تفسیر میں سب سے زیادہ استفادہ احادیث سے کیا گیا ہے۔ یوں اس تفسیر کو تفسیر القرآن بالحدیث کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اس کی مثالیں تفسیر میں جگہ جگہ نظر آتی ہیں، جیسے سورۃ الاحزاب آیت نمبر 41 کی تفسیر حدیث کے ذریعے کرتے ہوئے تفسیر خازن کے حوالہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں:

"حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو احکام فرض کیے ہیں ان کے لیے ایک حد مقرر کی ہے۔ مثلاً (پانچ نمازیں مخصوص اوقات میں، رمضان کے روزے، حج عمر میں ایک بار، زکوۃ سال میں ایک بار اور ان میں عذر کے وقت معذور لوگوں کو رخصت دے دی ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے ذکر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور سوائے دیوانہ کے کسی کو ذکر کی رخصت نہیں ہے بلکہ تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے اور لیل و نہار میں صبح و شام کو بحر و بر میں سفر حضر میں بیماری او تندرستی میں اور تنہائی و مجمع میں اس کو کثرت سے یاد کرو۔"[16]

اہم مسائل پر سیر حاصل بحث

پیر زادہ صاحب نے ان مسائل کا ذکر بھی کیا ہے۔ جن کا عام طور پر لوگوں کو واسطہ پڑتا ہے۔ لوگ غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا ایمان متزلزل ہو جاتا ہے۔ امت مسلمہ اور بالخصوص یورپ کے مسلمانوں کی خاطر ان مسائل کا حل آسان اور سادہ انداز میں کرنا بہت ضروری تھا۔ پیر زادہ صاحب نے اس مشکل کا حل بھی تفسیر میں بڑے خوبصورت پیرائے میں کیا ہے۔ اور لکھتے ہیں:

"بعض لوگ اللہ تعالی کے وجود پر اعتراض کرتے ہیں اور کچھ لوگ تو وجود باری تعالی کا سرے سے انکار کرتے ہیں تو پیر زادہ صاحب نے سورہ یونس آیت نمبر ۲۲ کی تفسیر میں تفسیر قرطبیؒ کے حوالے سے لکھتے ہوئے وجود باری تعالی کے متعلق فرمایا ہے۔

"علامہ قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ یہ چیز انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے کہ وہ مصیبت کے وقت اللہ تعالی ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اللہ تعالی پریشان حال انسان کی سنتا ہے، خواہ وہ کافر ہی کیوں نا ہو اس وقت سارے جھوٹے سہارے ختم ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور صرف ایک خدا کی رحمت کا سہارا باقی رہ جاتا ہے جس کی طرف وہ رجوع کرتا ہے۔"[17]

بخاری شریف کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ایک مافوق الفطرت عظیم ہستی کا تصور ہر شخص کی فطرت اور اس کے تحت الشعور میں موجود ہے "کیونکہ ہر انسان فطرت پر پیدا کیا گیا ہے۔"[18]

آخر میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انسان ماحول سے متاثر ہو کر اکثر اس بات کو دبا دیتا ہے لیکن مصیبت میں یہ فطرت ابھر کا سامنے آجاتی ہے اسی لیے مشرکین بھی جب

مصائب کا شکار ہوتے تو بتوں کی بجائے صرف ایک خدا کو پکارتے ہیں۔"[19]

انگریزی کتب سے استفادہ

قرآن و حدیث اور دیگر تفاسیر کے ساتھ ساتھ پیرزادہ صاحب نے انگریزی کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔اور اسلام کے بہت سارے مسائل کو دیگر مذاہب کے مفکرین کی انگریزی کتب سے ثابت کیا ہے۔ جیسے:

سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳ کی روشنی میں خنزیر کے متعلق The Living Bible اور The Holy Bible کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"قرآن سے بہت پہلے بائبل بھی خنزیر کے گوشت کو حرام اور ناپاک قرار دے چکی ہے۔ جیسے:

You may not eat their meat or even touch their dead bodies; they are forbidden foods for you"

خنزیر کا گوشت نا کھاؤ حتی کہ اس کے مردہ جسم کو ہاتھ بھی نہ لگاؤ۔ یہ تمھارے لیے ممنوعہ خوراک ہے۔"[20]

The English pig کے حوالے سے خنزیر کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ خنزیر کیسا جانور ہے۔

"The Pig is a fat, sleepy. Stupid, dirty animal, wallowing constantly in the emire.

خنزیر ایک موٹا، سست، بیوقوف اور گندہ جانور ہے جو ہمیشہ کیچڑ اور غلاظت میں رہتا ہے۔"[21]

اس کے علاوہ اور بہت سی آیات کی تفسیر میں پیرزادہ صاحب نے انگریزی کتب سے استفادہ کیا ہے۔

اشعار سے استفادہ

پیرزادہ صاحب نے تفسیر کے حسن کو بڑھانے کے لیے اشعار کا استعمال بھی کیا ہے۔ جن سے قاری کے مطالعہ ذوق میں اضافہ ہوتا ہے۔اشعار کا استعمال مطالعہ میں اکتاہٹ کی کمی کا باعث بنتا ہے۔اس لیے پیرزادہ صاحب نے بعض مقامات کو اشعار کے ساتھ مزین کیا ہے۔ جیسے: سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۱ کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ کسی قوم کا عروج و زوال ان کے اعمال پر منحصر ہوتا ہے۔جب قومیں غفلت کا شکار ہو جاتی ہیں تو پھر ان کی غفلت کی وجہ سے عذاب آتا ہے جو کچھ بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ ان کے اعمال کے سبب ہوتا ہے۔اسکے بعد یہ شعر لکھتے ہیں۔:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات[22]

سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۲ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مسلمان جب لڑتے ہیں تو اللہ پر بھروسہ کر کے لڑتے ہیں اور فتح حاصل کر لیے ہیں جبکہ کفار تلوار اور اسلحہ پہ بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر یہ شعر لکھتے ہیں:

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ مومن ہے تو بے تیغ لڑتا ہے سپاہی[23]

مباحث سیرت رسول ﷺ

سابقہ آسمانی کتابوں میں جو نبی ﷺ کا ذکر خیر کیا گیا تھا، قرآن پاک میں اللہ تعالی نے انہیں محفوظ کر لیا ہے۔اسی طرح انبیائے کی نبی ﷺ کی

آمد کی خوشخبریاں اور دعاؤں کا ذکر بھی قرآن پاک میں موجود ہے۔ پیر زادہ نے ان واقعات کو اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے، اس ضمن میں تورات اور انجیل میں نبی ﷺ کا ذکر خیر یہود و عیسائی علماء کی آپ کے بارے میں آراء اور دعائے خلیل کو بشارت عیسیٰ نبی ﷺ کے آباء کا ایمان اور مباحث ولادت نبوی ﷺ شامل ہیں۔

تورات اور انجیل میں سید عالم کا ذکر: اہل کتاب آپ ﷺ کو اپنی اولاد کی طرح پہچانتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ پر ایمان نہیں لائے، اس ضمن میں پیر زادہ لکھتے ہیں: اہل کتاب جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں اسی طرح وہ آپ ﷺ کو بھی پہچانتے ہیں لیکن تعصب کی وجہ سے جان بوجھ کر حق کو چھپاتے ہیں۔ علماء یہود میں سے عبد اللہ ابن سلام نے جب اسلام قبول کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ اہل کتاب حضور ﷺ کو بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

عبد اللہ ابن سلام نے کہا:

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی جو صفات تورات میں بیان فرمائی ہیں انکی روشنی میں جب میں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو فوراً اس طرح پہچان لیا جس طرح میں اپنے بیٹوں میں اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہوں بلکہ آپ ﷺ کی معرفت مجھے اپنے بیٹے سے بھی زیادہ تھی کیونکہ میرے بیٹے کے بارے میری بیوی خیانت کر سکتی ہے لیکن حضور ﷺ کی اوصاف تورات میں اس قدر واضح ہیں کہ ان میں کسی شک کی گنجائش ہی باقی نہیں۔ اس جواب پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور عبد اللہ ابن سلام کی پیشانی چوم لی۔[24]

کیا نبی کا باپ کافر ہو سکتا ہے کہ نہیں:

اس بارے میں پیر زادہ امداد حسین لکھتے ہیں:

"اس میں علماء کا اختلاف ہے مگر اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیائے کرام کے والدین میں سے کوئی بھی مشرک اور کافر نہیں تھا بلکہ سبھی توحید پرست تھے۔"[25]

اس سلسلہ میں حضور ﷺ کا ارشاد ملاحظہ ہو:

لم ازل اهل من اصلاب الطاهرون الى ارحام الطاهرات والمشركين نجس[26]

"میں ابتدا سے آخر تک پاک لوگوں کی پشتوں سے پاک خواتین کے رحموں میں منتقل ہوتا آیا ہوں اور مشرک ناپاک ہیں"۔

امداد القرآن۔۔۔ ترجمۃ القرآن

پیر زادہ صاحب نے تفسیر کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ جسے امداالقرآن کے نام سے منسوب کیا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت ہی آسان اور عام فہم ہے۔ پیر زادہ صاحب اس کے تعارف میں لکھتے ہیں کہ:

"میں نے یہ ترجمہ معروضی حالات کو مد نظر رکھ کر نہایت ہی آسان اور سادہ فہم لکھا ہے تاکہ وہ لوگ جو تفسیر پڑھنے سے قاصر ہوں یہ ترجمہ

ان کے لیے کافی ہو۔"[27]

آپ کا لکھا ہوا ترجمہ قرآن نہایت ہی آسان فہم اور سادہ الفاظ میں لکھا گیا ہے جو کہ ہر شخص کے لیے سمجھنا آسان ہے۔ کیونکہ آپ کا ترجمہ قرآن لکھنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ یورپ کے مسلمانوں کے لیے قرآن کو سمجھنا نہایت ہی آسان ہو سکے۔ آپ قرآن پاک کے ترجمہ میں سمجھانے کے لیے ترجمہ کے اندر ہی الفاظ کو بریکٹ کی صورت میں لکھتے ہیں تاکہ پڑھنے والے کے لیے کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔ اس کی ایک مثال سورت الملک کی پہلی آیت کا ترجمہ ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:

"بڑی برکت والا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) جس کے ہاتھ میں (تمام جہانوں کی) بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"[28]

اسی طرح سورت الرعد آیت نمبر 3 کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"(اے لوگو) پیروی کرو (اس کی) جو تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں کی پیروی نہ کرو تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔"[29]

سہ ماہی رسالہ الکرم

پیرزادہ صاحب ایک رسالہ بھی نکالتے ہیں۔ جو ہر تین ماہ بعد جاری ہوتا ہے۔ اس رسالے کا نام الکرم ہے۔ یہ رسالہ فروغ علم میں پیرزادہ صاحب کی بڑی کاوش ہے۔ کیونکہ اس میں حالات حاضرہ پر بہت سارے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ جن میں لوگوں کی اصلاح کو پہلوؤں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ پیرزادہ صاحب اس رسالہ کی خود نگرانی کرتے ہیں۔ اور اس میں اپنے مضامین بھی شامل کرتے ہیں۔ جن میں برطانیہ میں بسنے والے لوگوں کے مسائل اور ان کا حل بیان کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ خود بھی لکھتے ہیں۔ اس لیے اس ماحول کے مطابق جن چیزوں کی ضرورت ہو ان کے مطابق مضامین آتے رہتے ہیں۔ جن میں سر فہرست وہاں کے لوگوں کی اصلاح اور ان کو علم کی روشنی دینا مقصود ہوتا ہے۔ اس رسالے کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہر طبقہ فکر کے لوگوں کے مضامین شامل کیے جاتے ہیں۔ تاکہ اس سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ رسالہ الکرم یورپ کے ماحول میں فروغ علم کا کردار ادا کر رہا ہے۔ لوگوں کو ان کی دہلیز پر علمی تشنگی دور کرنے کے مواقع مہیا کر رہا ہے۔

پیرزادہ امداد حسین رسالہ الکرم کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"میں نے یہ رسالہ اس لیے شروع کیا کہ برطانیہ میں بسنے والے لوگ جو کہ مذہبی اور معاشرتی حوالے سے مختلف مسائل کا شکار ہوتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کی رہنمائی ہو مگر انہیں اس کے لیے کوئی بہتر پلیٹ فارم نظر نہیں آتا اور نا ہی ان کی براہ راست رسائی ہوتی ہے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ ایک ایسا رسالہ نکالا جائے جس میں ان کے مسائل کو قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ وہاں کے قوانین کے مطابق حل کیا جائے۔ لہذا میں نے ایک رسالہ جو سہ ماہی بنیادوں پر ہے شروع کیا ہے جس کا نام الکرم ہے۔"[30]

امدادالفقہ فی العبادات

پیرزادہ صاحب کی تحریروں میں امدادالفقہ فی العبادات بھی بڑی اہمیت کی حامل کتاب ہے۔اس کتاب میں آپ نے عبادات کے متعلقہ مسائل کو بیان کیا ہے۔یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی ہے جو آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں آپ نے وضو،نماز،زکوۃ،حیض،نفاس ،غسل،طہارۃ،روزہ اور حج جیسے مسائل کے علاوہ مختلف عبادات کے متعلقہ مسائل کا ذکر کیا ہے۔

آپ نے اس کتاب میں ان تمام مسائل کو بڑی تفصیل سے اور آسان فہم انداز میں فقی اصطلاحات اور قرآنی آیات کے علاوہ احادیث کے حوالہ جات سے بھی استفادہ کیا ہے۔جن سے اس کتاب کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے اور متعلقہ مسئلہ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔مثلاً وضو کے مسائل بیان کرنے سے پہلے اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سب سے پہلے قرآن پھر حدیث اور اس کے بعد فقہی عبارت سے اہمیت کو واضح کرتے ہیں:

''یایھا الذین امنو اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا بروسکم وارجلکم الی الکعبین''[31]

قال رسول اللہ ﷺ:

''ولا یقبل اللہ صلاۃ احدکم اذا احدث حتیٰ یتوضا''[32]

''الوضوءلغۃ:النظافۃ،شرعا:غسل الاعضاءالثلاثۃ،ومسح الراس، الوضوء علی ثلاثۃ انواع ''[33]

آپ کی یہ کتاب جامعہ الکرم انگلینڈ میں بطور نصاب بھی پڑھائی جاتی ہے۔جو کہ مبتدی طلباء کے لیے بہت مدد ومعاون ثابت ہو رہی ہے۔

قصیدہ بردہ کا انگریزی ترجمہ

قصیدہ بردہ شریف کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔جو کہ نوجوان نسل کے لیے بہت بڑا تحفہ ہے۔جو نا صرف امام بوصیری کی اس کاوش کو نئی نسل تک پہنچانے کی کوشش ہے۔بلکہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور آپ ﷺ کی محبت کو ان کے سینوں میں جاگزیں کرنے کا بہتریں ذریعہ بھی ہے۔

ماں باپ پر کتب

پیرزادہ صاحب نے انگریزی زبان میں بہتریں ماں اور بہترین باپ کے عنوان سے کتب لکھی ہیں۔تاکہ برطانیہ جیسے ماحول میں جہاں ماں باپ کی عزت نہیں کی جاتی اور نا ہی وہاں کا ماحول اس پر کوئی سختی کرتا ہے۔اس پر آپ نے ان کی زبان میں اسلام کے مؤقف کو عام کیا ہے جس میں ماں باپ عزت کے ساتھ ساتھ کو بھی بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح ایک اچھے اور آئیڈیل ماں باپ بن سکتے ہیں۔اس کتاب میں آپ نے والدین کے مقام و مرتبے کو قرآنی آیات اور احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ ساتھ آثار صحابہ سے امثلہ کے ساتھ بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے تاکہ یورپ کے ماحول میں پروان چڑھنے والے بچے اور بچیاں والدین کے مقام کو سمجھیں۔آپ نے کوشش کی ہے کہ کتاب کو آسان اور سادہ فہم رکھا جائے تاکہ اس کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔

The status of a Woman an Islam

پیر زادہ صاحب نے عورتوں کے حقوق پر بھی قلم اٹھایا ہے اور ایک کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب انگریزی زبان میں ہے۔ جو ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں اسلام کی روشنی میں عورت کے مقام و مرتبہ کو اجاگر کیا ہے۔ کیونکہ غیر مسلموں کے نزدیک مسلمانوں کے ہاں عورتوں عزت نہیں کی جاتی آپ نے ان کی زبان میں کتاب لکھ کر اسلام کی روشنی میں ثابت کیا کہ اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے۔ آپ نے عورت کی تینوں حیثیتوں جن میں ماں، بیوی اور بیٹی کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ آپ نے عورتوں کے حقوق اور ان کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"During the Age of ignorance ,though a woman was weighed down with obligations, she enjoyed no rights whatsoever. Islam made an explicit declaration that with man, a woman is also empowered with financial, social, religious, educational, legal and marital rights"

Allah (Most High) says:

"And according to law, women possess rights similar to those possessed by men."[34]

المنتخبات الامدادیه من الاحادیث النبویه

پیر زادہ صاحب نے اس کتاب میں احادیث نبویہ ﷺ کو منتخب فرمایا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے ان احادیث کو شامل کیا ہے جن میں اخلاقیات اور معاملات کا ذکر ہوا ہے۔ آپ نے اس کتاب کے بارے میں بتایا ہے:

"کہ میں اس کتاب میں صرف احادیث ہی شامل کی ہیں، جن کا تعلق اخلاقیات اور معاملات سے ہے۔ یہ صرف اس لیے کے میں نے برطانیہ جیسے ملک میں رہ کر یہ بات محسوس کی ہے کہ یہاں کے معاشرہ میں جن چیزوں کی کمی ہے وہ اخلاق اور معاملات ہیں۔"[35]

گلدستہ عقائد

پیر زادہ امداد حسین کی یہ کتاب اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ہے۔ کتاب کی ایک سائیڈ اردو اور دوسری سائیڈ انگلش زبان میں ہے۔ آپ اس کتاب کو تالیف کرنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"انگلستان ایک جزیرہ نما ملک ہے۔ مادی اعتبار سے ترقی یافتہ اور مذہبی لحاظ سے عیسائیت کا دعویدار ہے۔ لیکن موجودہ نسل تثلیث کے گورکھ دھندہ سے بیزار ہو کر دہریت کی راہ پر گامزن ہے۔ اس ملک میں مسلمان لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ابتداء میں مسلمان یہاں پر احساس کمتری کا شکار رہے بلکہ خدائے واحد کو سجدہ تک کرنے میں ہتک محسوس کرتے تھے۔ اس سکوت اور جمود میں مسلمان اس قدر گھل مل گئے کہ صرف نام کے مسلمان رہ گئے۔ وہاں پر مسلمانوں کی اولادیں مشرقی اور مغربی دو تہذیبوں کے سنگم پر حیران و پریشان کھڑی ہیں۔ ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق مختلف سوالات جنم لے رہے ہیں کہ:

۱۔ مذہب کیا ہے اور وہ کیوں ضروری ہے؟

۲۔ خدا اور رسول کیا ہیں اور ان کی ضرورت کیا ہے؟

اس لیے میں نے کوشش کی کہ نئی نسل کے ذہنوں میں موجود اس طرح کے سوالات کے جوابات دیئے جائیں تاکہ ان کو اسلام کی صحیح اور واضح چہرہ دکھایا جائے۔[36]

آپ نے اس کتاب میں اسلام کی بنیادی معلومات جس میں اسلام کا معنی و مفہوم اس کی ضرورت وہ اہمیت اور اسلام کا مذاہب عالم کے ساتھ موازنہ کیا ہے۔عقیدہ توحید کو بیان کیا جس کو دوسری آسمانی کتابوں سے بھی ثابت کیا ہے۔اور پھر عقیدہ توحید کو جدید سائنس سے ثابت کیا ہے جس کی دلیل میں نیو یارک سائنس اکیڈمی کے پریزیڈنٹ اے۔سی موریسن کے مضمون کا حوالہ بھی دیا ہے۔اس کے علاوہ عقیدہ نبوت کو بیان کیا ہے اور انبیاء کی ضرورت و اہمیت کو قران و احادیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

Islam the complete way of Life

پیر زاہ امداد حسین کی یہ کتاب بھی انگریزی زبان میں ہے۔اور دو چھوٹی چھوٹی جلدوں پر مشتمل ہے۔جن میں آپ نے اسلام کے متعلقہ تمام چیزوں کو مختصر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔پہلی جلد میں ارکان اسلام، اذان، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، حضور ﷺ کی زندگی کے چند واقعات، نبوت کے بعد کے واقعات، مدینہ منورہ میں اسلام کی تبلیغ اور جہاد کے کے متعلق چیزوں کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔یہ جلد ٹوٹل ۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

دوسری جلد ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔اس جلد میں آپ نے اسلام کی تاریخ، مقصد، اہمیت، کے ساتھ ساتھ اسلام ایمان ہے اللہ پر، رسولوں پر، کتابوں پر، اور شریعت کے قوانین کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ اسلام کے معاشرتی نظام جس میں فیملی، شادی، میاں بیوی کا تعلق، طلاق، بچوں کے حقوق، والدین کے حقوق، رشتہ داروں اور ہمسایوں اور عورتوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلوں کے حقوق پر گفتگو کی ہے۔اس کے بعد آپ نے اسلام کے معاشی نظام، سیاسی نظام اور حلال و حرام کے اصولوں کا ذکر بھی کیا ہے۔اس کے بعد انبیاء کے واقعات کا ذکر بھی کیا ہے۔جن میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت داود علیہ السلام، حضرت ابراھیم علیہ السلام، حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔[37] اور آخر میں آپ نے خلفائے راشدین زندگیوں کے روشن پہلوؤں کا ذکر کیا ہے۔

امداد الصرف اور امداد النحو

عربی گرائمر کی یہ دونوں کتابیں دین مدارس میں پڑھنے والے طلباء کو ابتدائی سالوں میں پڑھائی جاتی ہیں تاکہ انہیں عربی زبان سمجھنے میں آسانی ہو۔پیرزادہ صاحب نے ان دونوں کتابوں کو اردو اور انگریزی میں لکھا ہے اور کوشش کی ہے کہ گرائمر کو آسان الفاظ میں بیان کیا جائے۔جس میں علم الصرف کی تعریف، افعال کو بنانے کا طریقہ، گردانیں اور قرآن سے ان کی مثالیں بیان کی ہیں۔اور ہر سبق کے آخر پر چند سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ طلباء کی مشق ہو سکے۔آپ کی ان کتابوں کی جو خاص بات ہے وہ یہ کہ ان کو انگریزی ترجمہ کے ساتھ آسان بنا دیا گیا ہے۔

امداد العربیہ

امداد حسین پیرزادہ نے عربی گرائمر کو سمجھنے کے لیے امداد العربیہ کے نام پر ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے جو ۶۱ صفحات پر مشتمل ہے۔یہ

کتاب مکمل عربی زبان میں ہے۔ اس کتاب کو اسباق کی صورت میں لکھا گیا ہے تاکہ طلباء اس کو سبقا یاد کریں۔ اس کے ذریعے طلباء کو عربی زبان سیکھنے کا اہتمام کیا گیا جس میں اشیاء کے نام، دنوں کے نام، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر مونث، جملوں کا بنانا اور عربی زبان کے محاورات کا استعمال سیکھایا گیا ہے۔

محبت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

امداد حسین پیرزادہ نے جہاں قرآن کی تفسیر اور ترجمہ لکھا، ساتھ ہی آپ نے عربی زبان سمجھنے کے لیے عربی گرائمر اور عربی کتب بھی تحریر کیں، اسلام کے متعلق بھی قلم اٹھایا تو ساتھ ہی ساتھ نوجوان نسل میں محبت رسول ﷺ اجاگر کرنے کے لیے بھی ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں آپ نے حضور ﷺ سے محبت کے تقاضے بیان کیے ہیں۔ اس کتاب میں آپ نے محبت کی تعریف، اللہ تعالیٰ سے محبت، اور اللہ تعالیٰ سے محبت کی نشانیاں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالی سے محبت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ :

''حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں: اللہ تعالی کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت کی جائے اور نبی کریم ﷺ کی اتباع کی جائے۔''[38]

اسی طرح رسول ﷺ کی محبت اور اسکے تقاضے بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ آپ ﷺ سے محبت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

''امام بخاری کے پاس نبی کریم ﷺ کا موئے مبارک تھا جس کو وہ اپنے لباس میں رکھتے تھے۔''[39] محبت رسول ﷺ کے تقاضے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : ''ہمیں چاہیے کہ ہماری زندگیاں ایسی ہونی چاہیں کہ ہمارے بولنے، کھانے پینے، لباس، سوناجاگنا، معاملات تمام سے آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی جھلک نظر آئے۔''[40]

اسلامی عقائد

امداد حسین پیرزادہ نے لوگوں کے عقائد کو درست رکھنے کے لیے بھی قلم اٹھایا ہے۔ اور اسلامی عقائد کے نام پر ایک کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب ۷۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں آپ نے اسلامی عقائد کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا۔ اس کتاب میں مختصراً آپ نے اسلامی عقائد کے متعلقہ تمام چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں توحید، رسالت، انبیاء، معجزات، ختم نبوت، اہل بیت، صحابہ کرام، اللہ کے ولی، فرشتے، آسمانی کتابیں، تقدیر، آخرت، ایصال ثواب، قیامت، قیامت کی نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور اسلامی عقائد کو قرآن و حدیث سے واضح کیا گیا ہے۔ آپ اس کتاب کی لکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : ''اس وقت یورپ میں دو ملین کے قریب مسلمان آباد ہیں۔ جو بغیر کسی دلیل کے اسلام پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ مگر ان کی اولادیں اسلام کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہو رہی ہیں جن کی اصلاح کے لیے ضروری تھا کہ اسلامی عقائد کو عقلی دلائل کے ساتھ بھی پیش کیا جائے تاکہ نئی نسل کو اسلام سمجھنے میں آسانی ہو۔''[41]

تدریسی خدمات

پیرزادہ صاحب نے تدریس پاکستان میں ہی شروع کر لی تھی۔ انگلینڈ جا کر جب آپ نے مدرسہ شروع کیا تو خود پڑھانا شروع کیا اور ابھی تک

پڑھا رہے ہیں۔ پیر زادہ صاحب ایک اچھے استاد ہیں۔ آپ کو اللہ تعالی نے بہت ساری خوبیوں سے نوازہ ہے۔ آپ ایک مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ علم حدیث، فقہ، اصول فقہ، بلاغت، منطق، انگلش اور جغرافیہ جیسے علوم پر دسترس رکھتے ہیں۔

کسی بھی قسم کی کتاب ہو جو درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے۔ وہ آسانی سے پڑھا لیتے ہیں۔ آپ کو تقریبا 45 سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے پڑھاتے ہوئے۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ جنھوں نے آپ سے علم حاصل کیا اور اب آگے دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔ آپ کے شاگرد نا صرف انگلینڈ بلکہ یورپ کے مختلف ممالک میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جو کہ آپ کی دین سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے نا صرف دوسروں کے بچوں کو پڑھایا بلکہ اپنے بیٹوں کو بھی دینی علوم سیکھائے۔ جو آج دین کی خدمت میں دن رات کوشاں ہیں اور اپنے والد گرامی کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

آپ کی تدریسی خدمات کی بدولت ہی انگلینڈ جیسے ملک میں اسلامی تعلیم کے احیاء کے لیے ایک عظیم الشان ادارہ معرض وجود میں آیا جس میں سینکڑوں کی تعداد میں طلباء پڑھ رہے ہیں۔ اور جدید طرز پر دینی اور عصری تعلیم سے بہریاب ہو رہے ہیں۔

وعظ و نصیحت

پیر زادہ صاحب بہت اچھے وعظ بھی ہیں۔ آپ پورے برطانیہ میں تبلیغی دورے کرتے رہتے ہیں۔ جس میں لوگوں کو قرآن و حدیث کی باتیں بتاتے ہیں۔ برطانیہ جیسے لبرل ملک میں اپنے علم کی بدولت لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ آپ نا صرف برطانیہ بلکہ یورپ اور پاکستان میں آکر بھی فروغ علم میں اپنا کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔ جس سے لوگوں کے قلوب و اذہان اسلام کے علوم سے منور ہوتے ہیں۔

سمینارز

پیر زادہ صاحب برطانیہ میں ہونے والے مختلف سیمینارز میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔ جن میں اپنے علم و تحقیق سے لوگوں کو قرآن و حدیث کی طرف راغب کرتے ہیں۔ برطانیہ میں ہونے والے مختلف اجتماعات جن میں میلاد النبی ﷺ اور محرم الحرام کے اور سیرت کانفرنسز میں شرکت کرتے ہیں۔ جن میں لوگوں کی اصلاح اور تبلیغ دین کے لیے دعوت دینا اور انہیں علم و عرفان کی آگہی دینا ان کے کام میں شامل ہے۔ پیر زادہ صاحب کو علم سے رغبت جیسے گھٹی میں ملی ہو کیوں کہ آپ کے والد محترم بھی علم دوست انسان تھے۔

خلاصہ کلام

پیر زادہ صاحب کی تمام کاوشوں کو دیکھا جائے۔ چاہے وہ جامعہ الکرم کا قیام ہو یا اس میں تدریسی عمل ہو، یا آپ کا وسیع علمی ذخیرہ ہو، یا آپ کی دین خدمات اور ملی خدمات ہوں۔ ان میں ایک چیز ہی کار فرما ہے اور وہ ہے علم کا فروغ اور لوگوں کی رہنمائی اور ان کو قرآن اور صاحب قرآن کی طرف لے کر آنا۔ جس کے لیے آپ دن رات کوشش کر رہے ہیں تا کہ اس ملک میں جہاں دین سے دوری ہے۔ آنے والی نسلوں کو دین کی طرف لایا جائے اور ان کو اس طریقے سے دین کی طرف راغب کیا جائے کہ تمام دینی معاملات کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ اس کے لیے آپ نے بہت ساری چھوٹی چھوٹی کتب انگریزی زبان میں لکھی ہیں۔ الغرض آپ نے اپنی زندگی کو علم کے فروغ کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ نا

صرف خود کو بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس راہ پر گامزن کیا ہوا ہے۔ یہ چیزیں آپ کے فروغ علم کے لیے کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حوالہ جات

[1]۔ محمد طاہر حسین، قادری، سہ ماہی الکرم، فادریہ آرگنائزیشن، منگانی شریف، جھنگ، شمارہ ۲۰۱۴، ص ۲۷۱

[2]ضیاء حرم، ماہنامہ، شمارہ ۲۰۱۰، ص ۱۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

[3]ایضا، ص ۲۰

[4]محمد امداد حسین، پیرزادہ، امداد الفقہ فی العبادات، دار السلام قاہرہ مصر، ۲۰۰۳، ص ۵

[5]الکرم، سہ ماہی، ص ۲۷۲

[6]الکرم، ۲۰۱۴، ص ۲۷۴

[7]محمد امداد حسین، پیرزادہ، امداد الفقہ فی العبادات، ص ۵

[8]الکرم، سہ ماہی، ۲۰۱۴، ص ۲۷۶

[9]محمد امداد حسین، پیرزادہ، تفسیر امداد الکرم، الکرم پبلی کیشنز، یوکے، ۲۰۱۳، ج ۱، ص ۹،۸

[10]محمد امداد حسین، پیرزادہ، تفسیر امداد الکرم، ج ۱، ص ۹

[11]تفسیر امداد الکرم، ج ۱، ص ۸

[12]ایضا، ج ۵، ص ۲۹۱۵

[13]ایضا

[14]ایضا، ج ۵، ص ۲۸۳۶

[15]تفسیر امداد الکرم، ج ۵، ص ۲۸۳۶

[16]خازن، علی بن محمد بن ابراھیم، علاء الدین، تفسیر الخازن، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1415ھ، ج ۳، ص ۴۲۹

[17]قرطبیؒ، محمد بن احمد، الانصاری، شمس الدین، تفسیر قرطبیؒ، دار الکتب المصریہ، قاہرہ، ج ۸، ص ۳۲۵

[18]البخاری، محمد بن اسماعیل، امام، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، طوق النجاۃ، الطبعۃ الاولی، 1422ھ، کتاب الجنائز، ج ۲ ص ۹۴، رقم الحدیث 1358

[19]تفسیر امداد الکرم، ج ۳، ص ۴۳۷

[20]The living Bible, British Edition,1975 Leviticus:11:8

تفسیر امداد الکرم، ج ۱، ص ۳۷۷

[21]The English pig: publisher Hambledon press Londen 1998:page,129

تفسیر امداد الکرم، ج ۱، ص ۳۷۹

[22]محمد اقبال، علامہ، بال جبریل، مقبول اکیڈمی، لاہور، ص ۱۵

[23]بال جبریل، ص ۳۳

[24] تفسیر امداد الکرم، ج ۱، ص ۸۰

[25] ایضا، ج ۱، ص ۵۳۳

[26] تفسیر روح المعانی، ج ۴، ص ۱۸۵

[27] امداد حسین، پیر زادہ، امداد القرآن، ترجمہ، الکرم پبلی کیشنز یو کے، ص ۱۹

[28] امداد القرآن، ترجمہ، الکرم پبلی کیشنز، یو کے، طباعت 2013، ایڈیشن ۳، ص ۲۵۸۱

[29] ایضا، ص ۶۲۰

[30] الکرم، سہ ماہی، ۲۰۱۴، ص ۱۱۹

[31] المائدہ: ۶

[32] صحیح بخاری، کتاب الوضو

[33] نور الایضاع، فی الوضوء، ص ۴۵

[34] Quran,al-Baqarah(2),verse228

[35] محمد امداد حسین، پیر زادہ، المنتخبات الامدادیہ من الاحادیث النبویہ، الکرم پبلی کیشنز یو کے، ص ۵

[36] گلدستہ عقائد، ص ۱۳، الکرم پبلی کیشنز، یو کے

[37] Islam the complete way of life,page124,Al karam Publications,UK

[38] قسطلانی، محمد بن ابو بکر، مواہب لدنیہ، ج ۳، ص ۲۹۶، مکتبہ دار السلام، بیروت

[39] عسقلانی، ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح بخاری، مقدمہ، ص ۴۸۱

[40] محبت رسول اور اس کے تقاضے، ص ۱۷، الکرم پبلی کیشنز یو کے

[41] اسلامی عقائد، ص ۲۴، الکرم پبلی کیشنز یو کے

References

1. Muhammad Tahir Hussain, Qadri, Quarterly Al-Karam, Fatheria Organization, Mangani Sharif, Jhang, Issue 2014, p. 271
2. Zia-ul-Haram, Monthly, Issue 2010, p. 19, Zia-ul-Quran Publications, Lahore
3. Ibid., p. 20
4. Muhammad Imdad Hussain, Pirzada, Imdad al-Fiqh fi al-Ibadat, Dar-ul-Salam Cairo, Egypt, 2003, p. 5
5. Al-Karam, Quarterly, p. 272
6. Al-Karam, 2014, p. 274
7. Muhammad Imdad Hussain, Pirzada, Imdad-ul-Fiqh fi al-Ibadat, p. 5
8. Al-Karam, Quarterly, 2014, p. 276
9. Muhammad Imdad Hussain, Pirzada, Tafsir Imdad al-Karam, Al-Karam Publications, UK, vol. 1, p. 8, 9
10. Muhammad Imdad Hussain, Pirzada, Tafsir Imdad al-Karam, vol. 1, p. 9
11. Tafseer Imdad al-Karam, vol. 1, p. 8
12. Ibid., vol. 5, p. 2915
13. edict
14. Ibid., vol. 5, p. 2836.

15. Tafseer Imdad al-Karam, vol. 5, p. 2836
16. Khazan, Ali b. Muhammad b. Ibrahim, Alauddin, Tafsir al-Khazan, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, vol. 3, p. 429
17. Muhammad bin Ahmad, Al-Ansari, Shams-ud-Din, Tafsir Al-Qurtubi, Dar-ul-Kutub al-Misriyya, Cairo, vol. 8, p. 325
18. Al-Bukhaari, Muhammad ibn Isma'il, Imam, Abu Abdullah, Sahih al-Bukhari, Tuq al-Naja'ah, al-Tabaqat al-Awla, 1422 AH, Kitab al-Janaiz, vol. 2, p. 94, Raqat-ul-Hadith, 1358
19. Tafseer Imdad al-Karam, vol. 3, p. 743
20. The living Bible, British Edition,1975 Leviticus:11:8
21. Tafseer Imdad al-Karam, vol. 1, p. 377
22. The English pig: publisher Hambledon press Londen 1998:page,129
23. Tafseer Imdad al-Karam, vol. 1, p. 379
24. Muhammad Iqbal, Allama, Bal Jibril, Maqbool Academy, Lahore, p. 15
25. Baal Jibril, p. 33
26. Tafseer Imdad al-Karam, vol. 1, p. 80
27. Ibid., vol. 1, p. 533
28. Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 4, p. 185
29. Imdad Hussain, Pirzada, Imdad-ul-Quran, Tarjuma, Al-Karam Publications UK, p. 19
30. Imdad-ul-Quran, Translation, Al-Karam Publications, UK, Printed 2013, edition 3, p. 2581
31. Ibid., p. 620
32. Al-Karam, Quarterly, 2014, p. 119
33. Al-Ma'ida:6
34. Sahih Bukhari, Kitab-ul-Ablu
35. Noor al-'Iddah, Fi al-Wudoo', p.45
36. Quran,al-Baqarah(2),verse228
37. Muhammad Imdad Hussain, Pirzada, Al-Mantakhbat al-Imdadiyya min al-Ahadith al-Nabawiyya, Al-Karam Publications UK, p. 5
38. Guldasta Beliefs, p. 13, Al-Karam Publications, UK
39. Islam the complete way of life,page124,Al karam Publications,UK
40. Qastlani, Muhammad ibn Abu Bakr, Muwahab Ladiniyyah, vol. 3, p. 296, Maktaba Dar-ul-Salam, Beirut
41. Asqalani, Ibn Hajar, Fath al-Bari Sharh Sahih Bukhari, Muqadda, p. 481
42. Love of the Prophet and His Requirements, p. 17, Al-Karam Publications UK
43. Islamic Beliefs, p. 24, Al-Karam Publications UK